International Journal of Islamic Studies & Culture *ISSN-2709-3905*
http://ijisc.com.pk/index.php/IJISC/issue/view/199 *PISSN2709-3891*
(Volume.4, Issue.3 (2024)
(July-September)

The Role of Society in Child Rearing and Personality Development: In the Context of Madni Society

تربیت اطفال اور تعمیر شخصیت میں معاشرے کا کردار: مدنی معاشرے کے تناظر میں

Mehmood Elahi
Ph.D. Research Scholar, Institute of Islamic Studies & Sharia, MY University Islamabad, at-
scholar.mehmood@gmail.com
Muhammad Ajmal
Ph.D. Research Scholar, Department of Uloom e Islamia, University of Lahore, at-
muhammadajmal2013@gmail.com
Dr. Hafiz Mohsin Zia Qazi
Associate Professor/Director Institute of Islamic Studies & Sharia, MY University Islamabad, at- hod.islamicstudies.myu.edu.pk

Abstract

In the complex history of human civilization, the role of society is key in shaping the character and personality of individuals. This effect is particularly evident in the context of a Madni society, where adherence to religious principles and moral values play a central role in the upbringing and development of individuals, especially children. The term "Madni" is often associated with the teachings of the Islamic faith, which emphasizes a harmonious and virtuous lifestyle. Child education and personality development in a Madni society extends beyond family boundaries to encompass the wider community beyond mere individual endeavors. The values and norms upheld by society act as a remote, guiding parents, educators and community leaders in instilling a sense of morality and spirituality in children. The interconnectedness of individuals within this social fabric creates an environment where the holistic development of the child is not only valued but also pursued as a collective responsibility. The essence of Madni society in which religious teachings are emphasized in the formation of morals from a young age. The Qur'an and Sunnah, as sources of guidance, provide a comprehensive framework for ethical behavior and righteous living. Parents and educators adopt the principles of Madni society to inculcate values such as honesty, compassion and integrity in children. Integrating religious teachings into daily life becomes the cornerstone for nurturing a strong moral foundation. The purpose of this study is to examine the effects of religious teachings, especially teachings derived from the Qur'an and Sunnah, on the education of children in Madani society and to explore the role of educational methods in imparting cultural values and moral principles to children. The study includes a nuanced understanding of the formation of children's education in Madni societies, religious teachings, communal support structures, and interrelated elements highlighting the effectiveness of educational practices. These insights can serve as a valuable resource for parents, educators, and community leaders who want to expand their role in promoting children's holistic development.

انسانی تہذیب کی پیچیدہ تاریخ میں، معاشرے کا کردار، افراد کے کردار اور شخصیت کی تشکیل میں کلیدی حیثیت رکھتا ہے۔ یہ اثر خاص طور پر ایک مدنی معاشرے کے تناظر میں ظاہر ہوتا ہے، جہاں مذہبی اصولوں اور اخلاقی اقدار کی پابندی افراد، خاص طور پر بچوں کی پرورش اور نشوونما میں مرکزی کردار ادا کرتی ہے۔ اصطلاح "مدنی" اکثر اسلامی عقیدے کی تعلیمات سے منسلک ہوتی ہے، جو ایک ہم آہنگ اور نیک طرز زندگی پر زور دیتی ہے۔ ایک مدنی معاشرے میں بچوں کی تربیت اور شخصیت کی نشوونما کا دائرہ محض انفرادی کوششوں سے بڑھ کر وسیع تر کمیونٹی کو گھیرنے کے لیے خاندانی حدود سے آگے بڑھتا ہے۔ معاشرے کی طرف سے برقرار رکھی گئی اقدار اور اصول، بچوں میں اخلاقیات اور روحانیت کا احساس پیدا کرنے میں والدین، معلمین اور کمیونٹی رہنماؤں کی رہنمائی کرتے ہوئے ایک ریموٹ کا کام کرتے ہیں۔ اس سماجی تانے بانے کے اندر افراد کا باہم مربوط

ہوناایک ایساماحول پیدا کرتا ہے جہاں بچے کی مجموعی نشوونما کی نہ صرف قدر کی جاتی ہے بلکہ ایک اجتماعی ذمہ داری کے طور پر اس کی پیروی کی جاتی ہے۔مدنی معاشرے کی بنیادی بات یہ ہے کہ چھوٹی عمر سے ہی اخلاق کی تشکیل میں مذہبی تعلیمات پر زور دیا جاتا ہے۔قرآن وسنت، رہنمائی کے ذرائع کے طور پر، اخلاقی طرز عمل اور صالح زندگی گزارنے کے لیے ایک جامع فریم ورک فراہم کرتے ہیں۔ والدین اور معلمین، بچوں میں ایمانداری، ہمدردی اور دیانت جیسی اقدار کو فروغ دینے کے لیے مدنی معاشرے کے اصولوں کو اپناتے ہیں۔روزمرہ کی زندگی میں مذہبی تعلیمات کا انضمام ایک مضبوط اخلاقی بنیاد کی پرورش کے لیے سنگ بنیاد بن جاتا ہے۔اس مطالعہ کا مقصد مدنی معاشرے میں بچوں کی تربیت پر مذہبی تعلیمات، خاص طور پر قرآن وسنت سے اخذ کردہ تعلیمات کے اثرات کا جائزہ لینا اور ثقافتی اقدار اور اخلاقی اصولوں کو بچوں تک پہنچانے میں تعلیمی طریقہ کار کے کردار کو دریافت کرنا ہے۔اس مطالعہ میں مدنی معاشروں میں بچوں کی تربیت کی تشکیل، مذہبی تعلیمات، فرقہ وارانہ معاونت کے ڈھانچے، اور تعلیمی طریقہ کار کی افادیت کو اجاگر کرنے والے باہم مربوط عناصر کی ایک باریک فہمی شامل ہے۔یہ بصیرتیں والدین، معلمین، اور کمیونٹی لیڈروں کے لیے ایک قیمتی وسیلہ کے طور پر کام کر سکتی ہیں جو بچوں کی ہمہ گیر ترقی کو فروغ دینے میں اپنے کردار کو بڑھانا چاہتے ہیں۔

مدنی سوسائٹی کا تعارف

مدنی معاشرہ دو الفاظ کا مرکب ہے "مدنی" اور "معاشرہ"۔زبانوں کی اصطلاح میں، معاشرے کی اصطلاحات عربی اصطلاح مسارو قہ (Musyarokah) سے اخذ کی گئی ہیں جس کا مطلب ہے ایک دوسرے سے بات چیت کرنا یا دو یا دو سے زیادہ فریقوں کے درمیان ایک ہی پوزیشن میں مل کر کام کرنا۔القرآن میں معاشرے کی کئی اصطلاحات ہیں، جیسے امت، قوم، شعب، قبائل، اصبط، راحت، اہل، اناس (Unas) اور ناس (Nas)۔ان میں سے ہر ایک لفظ کا اپنا مفہوم ہے۔جبکہ عربی میں مدنی سعودی عرب میں واقع ایک شہر مدینہ ہے۔اس شہر میں مہاجرین کا گروہ جو مکہ سے آتا ہے اور مدینہ سے آنے والا انصار گروہ سے ایک پرامن اور مہذب معاشرہ تشکیل پاتا ہے جو کہ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی قیادت میں قرآن وحدیث کی تعلیمات کو روزمرہ کی زندگی میں رہنمائی کے طور پر بناتا ہے۔

مدینہ کا لفظ جغرافیائی محل وقوع کے لیے نہیں ہے، بلکہ اس سے معاشرے کی بعض خصوصیات اور خصائل مراد ہیں۔مزید برآں، لفظ "مدنی" کا مطلب شہری یا مہذب ہے۔مدنی کا مطلب ہے "تہذیب کے ساتھ ساتھ"، دوسرے عربی الفاظ جیسے ہدلاری، ثقفی (Thaqafi) یا تمدّن (Tamaddun)۔اس کے علاوہ عرب کے لیے مدنی کا تصور زندگی کی مثالی چیزوں کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

> "مدنی لفظ کا تعلق لفظ 'مہذب' سے ہے جس کا مطلب تہذیب ہے اور عربی میں اس کا تعلق لفظ 'تمدّن' سے ہے جس سے تہذیب بھی مراد ہے۔"[1]

علمی اعتبار سے سول سوسائٹی کے دو معنی ہیں۔شہری معاشرہ اور مہذب معاشرہ۔انگریزی میں مدنی سوسائٹی کو سول سوسائٹی کے نام سے جانا جاتا ہے۔اس کی ترقی میں، سول سوسائٹی کی اصطلاح کو کمیونٹی تنظیموں کے طور پر سمجھا جاتا ہے جو بنیادی طور پر ریاست کے ساتھ نمٹنے میں اعلیٰ رضاکارانہ اور آزادی اور قانونی اقدار یا اصولوں کے ساتھ مشغول ہوتے ہیں جن کی کمیونٹی کی طرف سے اطاعت کی جاتی ہے۔انور ابراہیم (Anwar Ibrahim) پہلے شخص تھے جنہوں نے 26 ستمبر 1995 کو استقلال فیسٹیول (Istiqlal Festival) میں سائنسی فورم سے خطاب کرتے ہوئے قومی سمپوزیم میں وزیر خزانہ اور ملائیشیا (Malaysia) کے وزیر اعظم کی قیادت کرتے ہوئے مدنی سوسائٹی کی اصطلاح کو سول سوسائٹی سے ترجمہ کے طور پر متعارف کرایا۔اس اصطلاح کا ترجمہ عربی مجتمع مدنی سے کیا گیا تھا، جسے ملائیشیا (Malaysia) کے ایک مورخ اور اسلامی تہذیب کے نقیب عطاس (Naquib Attas) نے متعارف کرایا تھا، جو ISTAC کے بانی تھے۔درحقیقت، دعوم رہارد (Dawam

(Rahardjo)جو ایک محمد یہ شخصیت، اس تصور سے متفق ہیں کہ سول سوسائٹی کا ترجمہ اور مناسب تعریف "مدنی معاشرہ" ہے۔انور ابراہیم کے مطابق، مدنی معاشرہ قوم کی ثقافت، مذاہب اور اقوام کے درمیان اتحاد اسلام کی روح کا مجسم ہے۔

"مدنی معاشرہ سے مراد ایک صحت مند سماجی نظام ہے جو اخلاقی اصولوں پر مبنی ہے جو انفرادی آزادی اور اجتماعی استحکام کے درمیان توازن کی ضمانت دیتا ہے۔"[2]

شافعی معارف(Shafi'i Ma'arif)نے کہا:

"مدنی معاشرہ ایک کھلا، مساوی اور رواداری معاشرہ ہے جو اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی وحی سے ماخوذ اخلاقی اقدار کی بنیاد پر ہے۔"[3]

علی سریاطی(Ali Syariati)کی تعریف میں:

"سول سوسائٹی ایسے لوگوں کا مجموعہ ہے جس کے ارکان کے اہداف ایک جیسے ہوں، باہمی تعاون، مشترکہ قیادت کی بنیاد پر مشترکہ مقاصد کی طرف بڑھتے ہوئے۔"[4]

نورچولش(Nurcholish)نے کہا:

"مدنی معاشرہ ابتدائی طور پر اس اسلامی برادری کو کہتے ہیں جو مدینہ کی سرزمین میں پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے قائم کی تھی۔ مدنی معاشرے کا مقصد اسلامی تعلیمات کے مطابق ایک مہذب معاشرہ قائم کرنا اور اللہ کے لیے وقف ایک کمیونٹی بنانا ہے۔ مدنی معاشرے کی بنیادیں میثاق مدینہ میں موجود ہیں۔ ابھرتے ہوئے جمہوری، سماجی اور قومی زندگی کے انتظامات میں اس معاشرے کی ضرورت ہے، کیونکہ یہ ایک ایسا سماجی نظام ہے جو جمہوریت، تہذیب، انصاف، مساوات، اور اخلاقی اصولوں کی بنیاد پر پروان چڑھتا ہے جو سماجی استحکام کے ساتھ انفرادی آزادی کے درمیان توازن کی ضمانت دیتا ہے۔"[5]

کچھ لوگ ایسے ہیں جو اس اصطلاح کو سول سوسائٹی، societas civilis (Roman) سے ملانے پر اعتراض کرتے ہیں، کیونکہ "مدنی معاشرہ" اور سول سوسائٹی کی اصطلاحات دو مختلف ثقافتی نظاموں سے نکلی ہیں۔

"مدنی معاشرہ سے مراد عربی اسلامی روایت ہے جبکہ سول سوسائٹی سے مراد مغربی روایت کی غیر اسلامی ہے۔ یہ فرق مختلف معنی دے سکتا ہے اگر یہ اس سیاق وسباق سے منسلک ہو جس میں اصطلاح کی ابتدا ہوئی۔"[6]

سیافی معارف(Syafi'i Ma'arif)نے ذکر کیا

"بنیادی طور پر مدنی سوسائٹی اور سول سوسائٹی میں کئی فرق ہیں۔ سول سوسائٹی جدیدیت کا نتیجہ ہے، جبکہ جدیدیت نشاۃ ثانیہ کی تحریک یا سیکولر معاشرے کی تحریک کی وجہ سے ہے جو خدا کو ختم کرتی ہے۔ لہٰذا، سول سوسائٹی ایک نازک ماورائی حوصلے رکھتی ہے کیونکہ وہ خدا کو چھوڑ دیتی ہے۔ جب کہ مدنی طبقہ خدا کی گہوارہ اور پرورش ہدایت سے پیدا ہوا تھا۔"[7]

"مدنی سوسائٹی اور سول سوسائٹی کی اصطلاحات دو مختلف ثقافتی نظاموں سے آتی ہیں۔ سول سوسائٹی نے عربی-اسلامی روایت کا حوالہ دیا، جب کہ سول سوسائٹی کا آغاز اٹھارویں صدی میں غیر اسلامی مغربی روایات سے ہوا، اور پچھلی دہائی میں اسلامی دنیا میں تیزی سے ترقی ہوئی۔"[8]

بہت سے اسلامی ممالک میں سول سوسائٹی کا عمل، براہ راست افراد کے 'خود مختار' اور 'آزاد' کے وجود سے مشروط نہیں ہے، بلکہ ان گروہوں یا کمیونٹیز اور اداروں سے مشروط ہے جو خود مختاری کی ایک اہم سطح پر لطف اندوز ہوتے ہیں۔ اس کے ضمنی طور پر، سول سوسائٹی اکثر جمہوریت سے منسلک ہوتی ہے اور اسے جمہوری نظام کے صحیح طریقے سے کام کرنے کے لیے ضروری شرط کے طور پر دیکھا جاتا ہے۔ مزید برآں، سول سوسائٹی کو ریاست، بازار اور دیگر غیر شہری شعبوں جیسے کہ مذہب، خاندان اور سائنس کے درمیان ایک 'solitary space' کے طور پر اسلامی معاشرے کی پیچیدگیوں سے نمٹنے میں مشکلات کا سامنا ہے۔

مدنی سوسائٹی میں بچوں کی تربیت پر تاریخی تناظر

اسلامی اصولوں سے جڑے مدنی معاشرے نے تاریخی طور پر بچوں کی تعلیم پر بہت زیادہ زور دیا ہے اور اسے ایسے افراد کی پرورش کے بنیادی پہلو کے طور پر تسلیم کیا ہے جو معاشرے میں مثبت کردار ادا کرتے ہیں۔ اس تناظر میں، تعلیمی فلسفہ، اسلام کی تعلیمات سے متاثر ہوتا ہے، جو زندگی بھر کے حصول کے طور پر علم کی تلاش کی اہمیت کو واضح کرتا ہے۔ خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ "علم حاصل کرنا ہر مسلمان (مرد و عورت) پر فرض ہے۔" اللہ نے قرآن میں فرمایا ہے:

"تم سب سے بہتر امت چلے آئے ہو، جو لوگوں کے لیے نکالی گئی، تم نیکی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو اور اگر اہل کتاب ایمان لے آتے تو ان کے لیے بہتر تھا، ان میں سے کچھ مومن ہیں اور ان کے اکثر نافرمان ہیں۔"[9]

مدنی معاشرے میں بچوں کی تعلیم کو روایتی طور پر مذہبی تعلیمات سے جوڑ دیا گیا ہے۔ اسلامی اسکول، جنہیں مدرسوں کے نام سے جانا جاتا ہے، نے بچوں کو مذہبی اور دنیاوی دونوں طرح کی معلومات فراہم کرنے میں مرکزی کردار ادا کیا ہے۔ ان اداروں کا مقصد تعلیمی مہارتوں کے ساتھ ساتھ ایک مضبوط اخلاقی بنیاد قائم کرنا ہے، جو اسلامی اقدار کے ساتھ ہم آہنگ ایک جامع ترقی کو فروغ دیتا ہے۔ نصاب میں ریاضی، سائنس اور زبان جیسے مضامین کے علاوہ قرآن، حدیث (پیغمبر کے اقوال و افعال) اور دیگر مذہبی متون کا مطالعہ شامل ہوتا ہے۔ اللہ نے سورہ العلق میں فرمایا ہے:

"اپنے رب کے نام سے پڑھ جس نے پیدا کیا۔ اس نے انسان کو ایک جمے ہوئے خون سے پیدا کیا۔ پڑھ اور تیرا رب ہی سب سے زیادہ کرم والا ہے۔ وہ جس نے قلم کے ساتھ سکھایا۔ اس نے انسان کو وہ سکھایا جو وہ نہیں جانتا تھا۔"[10]

مدنی معاشرے میں تعلیمی نقطہ نظر، کردار کی نشوونما، اخلاقیات اور سماجی ذمہ داری پر زور دیتا ہے۔ بچوں کو نہ صرف تعلیمی مضامین پڑھائے جاتے ہیں بلکہ انہیں ایمانداری، ہمدردی اور دوسروں کے لیے احترام جیسی خوبیاں پیدا کرنے میں بھی رہنمائی کی جاتی ہے۔ مقصد ایسے افراد کی پرورش کرنا ہے جو نہ صرف علمی لحاظ سے بہترین ہوں بلکہ دوسروں کے ساتھ اپنے تعامل میں انصاف، رواداری اور ہمدردی کے اصولوں کو بھی مجسم کریں۔ مدنی معاشرے نے مختلف چیلنجوں کے باوجود اپنی تعلیمی اقدار کے تحفظ اور فروغ میں لچک کا مظاہرہ کیا ہے۔ ایک نسل سے دوسری

نسل تک علم کی منتقلی اس معاشرے کی بنیاد رہی ہے، جو اس کے ثقافتی اور تعلیمی ورثے کے تسلسل کو یقینی بناتی ہے۔ مدنی معاشرے میں تعلیم سے وابستگی افراد اور برادریوں کی تشکیل میں علم کے کردار کی گہری سمجھ کی عکاسی کرتی ہے۔

مدنی معاشرے میں بچوں کی تعلیم کا تاریخی تناظر مذہبی اور سیکولر علم کے انضمام، اخلاق اور کردار کی نشوونما پر زور، اور تعلیمی اقدار کے تحفظ میں لچک کو واضح کرتا ہے۔ اس تعلیمی نقطہ نظر کی وراثت مدنی برادری کے افراد کی ذہنیت اور اقدار کو تشکیل دیتی ہے، جو معاشرے کی مجموعی افزودگی میں حصہ ڈالتی ہے۔

اسلامی اصول اور بچوں کی پرورش

اسلامی اصول مسلم معاشرے کے اندر بچوں کی پرورش کے نقطہ نظر کو تشکیل دینے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ اسلامی بچوں کی پرورش کی بنیاد قرآن وسنت کی تعلیمات (پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال اور اقوال) پر رکھی گئی ہے۔ اس نقطہ نظر کا مرکزی خیال یہ ہے کہ بچے اللہ کی امانت ہیں، اور والدین ان کی پرورش کے لیے جوابدہ ہیں۔ یہ نقطہ نظر بچوں میں اخلاقی اقدار، ہمدردی، اور سماجی ذمہ داری کا مضبوط احساس پیدا کرنے کی اہمیت پر زور دیتا ہے۔

ایک کلیدی اصول توحید، یا خدا کی وحدانیت کا تصور ہے، جو اس خیال کی نشاندہی کرتا ہے کہ والدین کو اپنے بچوں کو چھوٹی عمر سے ہی اپنے ایمان کے بارے میں تعلیم دینی چاہیے۔ قرآن والدین کی حوصلہ افزائی کرتا ہے کہ وہ اپنے بچوں کو اسلام کے اصول سکھائیں، بشمول نماز، صدقہ، اور علم کا حصول۔ خاندان کو مذہبی اور اخلاقی اقدار کو منتقل کرنے کا بنیادی ادارہ سمجھا جاتا ہے، اور والدین کو بچے کی زندگی میں سب سے پہلے اور سب سے زیادہ بااثر معلم کے طور پر دیکھا جاتا ہے۔ بقول Samsinas:

> "اسلام بچوں کی پرورش اور مثبت رول ماڈلنگ کی اہمیت پر بھی زور دیتا ہے۔ والدین کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے کہ وہ ان اقدار کو مجسم کریں جو وہ اپنے بچوں میں ڈالنا چاہتے ہیں۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اکثر والدین کے لیے مثالی رول ماڈل کے طور پر جانا جاتا ہے، اور ان کے اعمال اور طرز عمل بچے کے کردار کی پرورش کے لیے رہنما کا کام کرتے ہیں۔ والدین سے تاکید کی جاتی ہے کہ وہ اپنے بچوں کے ساتھ صبر، محبت اور انصاف سے پیش آئیں، اعتماد اور باہمی احترام کے ماحول کو فروغ دیں۔"[11]

اسلام میں بچوں کی پرورش میں نظم وضبط کو ایک متوازن نقطہ نظر کے طور پر دیکھا جاتا ہے جو ہمدردی کے ساتھ مضبوطی کو جوڑتا ہے۔ قرآن والدین کو ترغیب دیتا ہے کہ وہ اپنے بچوں کو حسن سلوک کے ساتھ تربیت دیں اور انہیں غصے میں نہ بھڑکائیں۔ تعزیری اقدامات کے بجائے خود نظم وضبط اور ذمہ داری سکھانے پر زور دیا جاتا ہے۔ مثبت کمک، حوصلہ افزائی، اور تعمیری رہنمائی بچے کے کردار کی پرورش کے لیے ترجیحی طریقے ہیں۔

اسلام 'طربیہ' کے تصور کو بہت اہمیت دیتا ہے، جس سے مراد فرد کی مجموعی ترقی ہے۔ اس میں فکری، روحانی، جذباتی اور جسمانی پہلو شامل ہیں۔ اسلامی تعلیم میں نہ صرف مذہبی علوم شامل ہیں بلکہ ایک جامع نصاب بھی شامل ہے جو تنقیدی سوچ، تجسس، اور اپنے اور معاشرے کے تئیں ذمہ داری کے احساس کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔ اسلامی اصول مسلم معاشرے میں بچوں کی پرورش کے طریقہ کار پر گہرا اثر ڈالتے ہیں۔ اخلاقی

اقدار پر زور، مثبت رول ماڈلنگ کا کردار، نظم وضبط کے لیے متوازن نقطہ نظر، اور بچوں کی ہمہ گیر نشوونما اسلامی روایت کے اندر ذمہ دار، ہمدرد، اور راست باز افراد کی تشکیل میں اسلام کے بنیادی اصولوں کی عکاسی کرتی ہے۔

خاندانی ڈھانچہ اور بچے کی نشوونما

مدنی معاشرے میں خاندانی ڈھانچہ اسلامی اصولوں میں گہری جڑیں رکھتا ہے اور بچوں کی نشوونما میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ احترام، تعاون اور حمایت کی قرآنی اقدار ایک سماجی اکائی کے طور پر خاندان کی بنیاد کا کام کرتی ہیں۔ جوہری خاندان ایک عام ماڈل ہے، جس میں والدین بچوں کی پرورش میں الگ الگ کردار اور ذمہ داریاں سنبھالتے ہیں۔ روایتی طور پر باپ کو کمانے والے اور محافظ کے طور پر دیکھا جاتا ہے، جب کہ ماں کو پرورش کرنے والی اور معلم کے طور پر دیکھا جاتا ہے، جو محنت کی تقسیم کی عکاسی کرتا ہے جو خاندان کی ضروریات کو پورا کرتا ہے۔ والدین کے بارے میں اللہ بچوں سے فرماتا ہے:

> "اور تیرے رب نے فیصلہ کر دیا ہے کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ بہت اچھا سلوک کرو۔ اگر کبھی تیرے پاس دونوں میں سے ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ ہی جائیں تو ان دونوں کو "اف" مت کہہ اور نہ انھیں جھڑک اور ان سے بہت کرم والی بات کہہ۔ اور رحم دلی سے ان کے لیے تواضع کا بازو جھکا دے اور کہہ اے میرے رب! ان دونوں پر رحم کر جیسے انھوں نے چھوٹا ہونے کی حالت میں مجھے پالا۔"[12]

قرآن میں خاندانی رشتوں کی اہمیت اور والدین کی اولاد کے لیے ذمہ داری پر زور دیا گیا ہے۔ والدین کو بنیادی معلم اور نگراں سمجھا جاتا ہے، جو اخلاقی اقدار، مذہبی تعلیمات اور ثقافتی روایات کو فروغ دینے کے ذمہ دار ہیں۔ خاندانی یونٹ ایک حفاظتی ماحول کے طور پر کام کرتا ہے جہاں بچے ضروری زندگی کی مہارتیں سیکھتے ہیں، شناخت کا احساس پیدا کرتے ہیں، اور اسلامی اصولوں پر مبنی اخلاقی کمپاس حاصل کرتے ہیں۔ 'تربیہ' یا کلی ترقی کا تصور مدنی خاندانی ڈھانچے میں مرکزی حیثیت رکھتا ہے، جس میں فکری، روحانی اور جذباتی نشوونما شامل ہے۔

مدنی معاشرے میں، توسیع شدہ خاندان اکثر بچوں کی نشوونما میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ دادا دادی، خالہ، چچا، اور کزن بچوں کی پرورش اور پرورش میں حصہ ڈالتے ہیں، ایک ایسا سپورٹ نیٹ ورک تشکیل دیتے ہیں جو اسلام کی اقدار اور تعلیمات کو تقویت دیتا ہے۔ بڑھا ہوا خاندان تعلق اور تسلسل کا احساس فراہم کرتا ہے، ثقافتی اور مذہبی روایات سے تعلق کو فروغ دیتا ہے جو نسلوں سے گزرتی ہیں۔ مدنی خاندانی ڈھانچہ بچوں کی نشوونما میں اجتماعی ذمہ داری کی اہمیت پر بھی زور دیتا ہے۔ وسیع تر کمیونٹی کو خاندان کی توسیع کے طور پر دیکھا جاتا ہے، جس میں پڑوسی، دوست، اور ساتھی کمیونٹی کے اراکین اجتماعی طور پر بچوں کی بہبود اور پرورش میں حصہ ڈالتے ہیں۔ یہ فرقہ وارانہ نقطہ نظر مشترکہ ذمہ داری اور حمایت کا احساس پیدا کرتا ہے، خاندان کے اندر دی جانے والی اقدار اور تعلیمات کو تقویت دیتا ہے۔ بقول عمارہ (Imarah):

> "بچوں کی نشوونما کے لحاظ سے مدنی معاشرہ فرد کی مجموعی نشوونما پر بہت زیادہ زور دیتا ہے۔ تعلیم صرف رسمی اسکولنگ تک محدود نہیں ہے بلکہ اخلاقی اقدار، اخلاقی طرز عمل، اور سماجی ذمہ داری کے احساس کے حصول تک پھیلی ہوئی ہے۔ بچوں کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے کہ وہ اپنے عقیدے سے مضبوط تعلق پیدا کریں، خیراتی کاموں میں مشغول ہوں، اور کمیونٹی کی فلاح و بہبود میں مثبت کردار ادا کریں۔ مدنی معاشرے میں خاندانی ڈھانچہ اسلامی اصولوں میں گہری جڑیں رکھتا ہے، جس میں

باہمی احترام، تعاون اور مشترکہ ذمہ داری پر توجہ دی جاتی ہے۔ خاندان بچوں کی مجموعی نشوونما کے لیے بنیادی ادارے کے طور پر کام کرتا ہے، جو تربیہ کے اصولوں اور اسلام کی تعلیمات سے رہنمائی کرتا ہے۔ بڑھا ہوا خاندان اور وسیع تر کمیونٹی نوجوان نسل کے کردار اور اقدار کی تشکیل میں اٹوٹ کردار ادا کرتے ہیں، ان کی نشوونما اور بہبود کے لیے ایک معاون ماحول پیدا کرتے ہیں۔"[13]

تعلیمی نظام اور اخلاقی اقدار

مدنی معاشرے میں، تعلیمی نظام اسلامی تعلیمات سے اخذ کردہ اخلاقی اقدار کے فروغ کے ساتھ پیچیدہ طور پر جڑا ہوا ہے۔ مدنی معاشرے میں تعلیمی نظام کی بنیاد قرآن وسنت، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات اور طریقوں پر استوار ہے۔ اسلامی تعلیم کو تنہائی میں نہیں دیکھا جاتا بلکہ ایک مضبوط اخلاقی اور اخلاقی بنیاد رکھنے والے افراد کی پرورش کے لیے ایک جامع نقطہ نظر کے ایک لازمی جزو کے طور پر دیکھا جاتا ہے۔ مدنی تعلیمی ادارے، بشمول مدارس، علمی علم کے ساتھ ساتھ اخلاقی اقدار کو فروغ دینے کی اہمیت پر زور دیتے ہیں۔ نصاب میں عام طور پر قرآن، حدیث، اور دیگر مذہبی متون کا مطالعہ شامل ہوتا ہے، جو طلباء کو اسلامی اصولوں کی گہری سمجھ پیدا کرنے میں رہنمائی کرتا ہے۔ اخلاقی اقدار جیسے ایمانداری، دیانتداری، ہمدردی، اور عاجزی تعلیمی تجربے کے تانے بانے میں بنے ہوئے ہیں، جو طلباء کے کردار کو تشکیل دیتے ہیں جب وہ اپنی تعلیم میں ترقی کرتے ہیں۔ اخلاق کے بارے میں اللہ نے فرمایا ہے:

"اور رحمان کے بندے وہ ہیں جو زمین پر نرمی سے چلتے ہیں اور جب جاہل لوگ ان سے بات کرتے ہیں تو وہ کہتے ہیں سلام ہے۔"[14]

مدنی معاشرے میں تعلیمی نظام بھی کردار کی نشوونما پر بہت زیادہ زور دیتا ہے۔ طلباء کو انصاف، ہمدردی اور سماجی ذمہ داری کے اصولوں کو مجسم کرنے کی ترغیب دی جاتی ہے۔ نبی محمد کو اکثر مثالی رول ماڈل سمجھا جاتا ہے، اور ان کی زندگی طالب علموں کے لیے ان کے اپنے طرز عمل کی تقلید کے لیے تحریک کا ذریعہ بنتی ہے۔ مقصد نہ صرف علم فراہم کرنا ہے بلکہ ایسے افراد کی آبیاری کرنا بھی ہے جو معاشرے میں مثبت کردار ادا کرتے ہیں اور اپنی ذاتی اور پیشہ ورانہ زندگی میں اخلاقی معیارات کو برقرار رکھتے ہیں۔ 'تربیہ' کا تصور مدنی تعلیمی نظام میں مرکزی حیثیت رکھتا ہے، جو افراد کی مجموعی ترقی پر زور دیتا ہے۔ اس میں فکری، روحانی اور اخلاقی ترقی شامل ہے۔ طلباء کو نہ صرف تعلیمی مضامین میں بلکہ ان کی روزمرہ کی زندگی میں اخلاقی اصولوں کے عملی اطلاق میں بھی رہنمائی کی جاتی ہے۔ تعلیم میں اخلاقی اقدار کے انضمام کا مقصد ایسے بہترین افراد پیدا کرنا ہے جو نہ صرف علمی طور پر قابل ہوں بلکہ اخلاقی طور پر سیدھے اور سماجی طور پر ذمہ دار بھی ہوں۔

"دانائی عطا کرتا ہے جسے چاہتا ہے اور جسے دانائی عطا کی جائے تو بلاشبہ اسے بہت زیادہ بھلائی دے دی گئی اور نصیحت قبول نہیں کرتے مگر جو عقلوں والے ہیں۔"[15]

مدنی تعلیمی نظام کمیونٹی اور اجتماعی ذمہ داری کے احساس کو فروغ دیتا ہے۔ طلباء کو تعاون، باہمی احترام، اور دوسروں کی دیکھ بھال کی اہمیت کی تعریف کرنا سکھایا جاتا ہے۔ یہ فرقہ وارانہ نقطہ نظر کلاس روم سے باہر تک پھیلا ہوا ہے، ایسا ماحول پیدا کرتا ہے جہاں ہم عمروں، اساتذہ اور وسیع تر کمیونٹی کے ساتھ بات چیت کے ذریعے اخلاقی اقدار کو تقویت ملتی ہے۔ مدنی معاشرے میں تعلیمی نظام کو نہ صرف علمی علم فراہم کرنے کے لیے بنایا گیا ہے بلکہ اسلامی تعلیمات میں جڑی اخلاقی اقدار بھی۔ تعلیم میں اخلاقیات کا انضمام، کردار کی نشوونما پر زور، اور فرقہ وارانہ احساس ذمہ داری کا فروغ ایسے افراد کی تشکیل میں معاون ہے جو انصاف، ہمدردی اور دیانت کے اصولوں کو مجسم کرتے ہیں۔ اس طرح، مدنی تعلیمی نظام ایسے

فارغ التحصیل پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے جو اپنے اسلامی عقیدے کے اندر موجود اخلاقی اقدار کو برقرار رکھتے ہوئے معاشرے میں مثبت کردار ادا کریں۔

مدنی سوسائٹی میں والدین کے انداز اور کمیونٹی سپورٹ سسٹمز

اسلامی اصولوں کا مدنی معاشرے میں والدین کے طریقہ کار پر خاصا اثر ہے، اور کمیونٹی سپورٹ نیٹ ورک بچوں کی پرورش پر اثر انداز ہونے کے لیے ضروری ہیں۔ والدین کے لیے مدنی نقطہ نظر کی بنیاد قرآن اور سنت میں رکھی گئی ہے، جو بچوں کی محبت، دیکھ بھال، اور مضبوط اخلاقی بنیاد کے ساتھ پرورش کی اہمیت پر زور دیتی ہے۔ والدین کو اپنے بچوں کے لیے بنیادی معلم اور رول ماڈل سمجھا جاتا ہے، جو اسلامی اقدار کو ابھارنے اور ان کی مجموعی ترقی کی رہنمائی کے لیے ذمہ دار ہیں۔ مدنی معاشرے میں والدین کا ایک مروجہ انداز مستند والدین ہے، جو واضح توقعات اور حدود کے ساتھ گرمجوشی اور ردعمل کو یکجا کرتا ہے۔ یہ نقطہ نظر اسلامی تعلیمات سے ہم آہنگ ہے جو ہمدردی اور نظم وضبط پر زور دیتی ہے۔ والدین کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے کہ وہ مثال کے طور پر رہنمائی کریں، ان اخلاقی اقدار کا مظاہرہ کریں جو وہ اپنے بچوں میں ڈالنا چاہتے ہیں۔ مستند نقطہ نظر بچے کے کردار اور اخلاقی اصولوں کی نشوونما کے لیے ایک فریم ورک فراہم کرتے ہوئے تحفظ اور اعتماد کے احساس کو فروغ دیتا ہے۔ والدین کے بارے میں اللہ نے فرمایا ہے:

> "اے لوگو! بے شک ہم نے تمھیں ایک نر اور ایک مادہ سے پیدا کیا اور ہم نے تمھیں قومیں اور قبیلے بنا دیا، تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچانو، بے شک تم میں سب سے عزت والا اللہ کے نزدیک وہ ہے جو تم میں سب سے زیادہ تقویٰ والا ہے، بے شک اللہ سب کچھ جاننے والا، پوری خبر رکھنے والا ہے۔"[16]

مدنی معاشرے میں کمیونٹی سپورٹ سسٹم والدین کی کوششوں کو تقویت دینے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ توسیع شدہ خاندان، پڑوسی، اور ساتھی کمیونٹی کے اراکین اجتماعی طور پر بچوں کی پرورش میں حصہ ڈالتے ہیں۔ اجتماعی ذمہ داری کا تصور انفرادی گھرانوں سے آگے بڑھتا ہے، ایسا ماحول پیدا کرتا ہے جہاں بچے مثبت اثرات اور رول ماڈل سے گھرے ہوں۔ یہ سپورٹ سسٹم حفاظتی جال کے طور پر کام کرتا ہے، والدین کو رہنمائی اور مدد فراہم کرتا ہے اور بچوں کی نشوونما کے لیے ایک جامع نقطہ نظر کو یقینی بناتا ہے۔ اسلامی ادارے، بشمول مساجد اور مدارس، بچوں کو تعلیمی اور اخلاقی رہنمائی فراہم کرکے کمیونٹی سپورٹ سسٹم میں مزید تعاون کرتے ہیں۔ یہ ادارے مذہبی اقدار کو فروغ دینے اور برادری سے تعلق کے احساس کو فروغ دینے میں والدین کی کوششوں کی تکمیل کرتے ہیں۔ مدنی معاشرے کی باہمی تعاون کی نوعیت اس بات کو یقینی بناتی ہے کہ گھر میں سکھائے جانے والے اخلاقی اصولوں کو وسیع تر کمیونٹی کے اندر تقویت ملے، ایک مربوط ماحول پیدا کیا جائے جو اخلاقی طرز عمل اور باہمی تعاون کو اہمیت دیتا ہے۔

مدنی معاشرے میں، کمیونٹی کی حمایت زندگی کے واقعات، جیسے پیدائش، شادیوں اور مذہبی سنگ میلوں کے جشن تک پھیلی ہوئی ہے۔ یہ مواقع خاندانوں کو اکٹھے ہونے، سماجی بندھنوں کو مضبوط کرنے اور اتحاد اور تعاون کی اقدار کو تقویت دینے کے مواقع فراہم کرتے ہیں۔ ان تقریبات کا فرقہ وارانہ پہلو بچوں کی فلاح و بہبود اور پرورش کے لیے ذمہ داری کے مشترکہ احساس میں حصہ ڈالتا ہے۔ مدنی معاشرے میں والدین کے انداز کی جڑیں اسلامی اصولوں میں گہری ہیں، جو گرمجوشی، نظم وضبط اور اخلاقی رہنمائی کے توازن پر زور دیتے ہیں۔ کمیونٹی سپورٹ سسٹم والدین کی ان کوششوں کو تقویت دینے میں ایک اہم کردار ادا کرتے ہیں، ایک ہم آہنگ ماحول پیدا کرتے ہیں جہاں بچے مثبت اثرات سے گھرے

ہوتے ہیں۔ مدنی معاشرے کی باہمی تعاون پر مبنی فطرت اس بات کو یقینی بناتی ہے کہ گھر میں بچوں میں جو قدریں ڈالی گئی ہیں ان کی بازگشت وسیع تر کمیونٹی کے اندر مضبوط ہو اور اسلامی اخلاقیات پر مبنی افراد کی ہمہ گیر نشوونما میں معاون ہو۔

خلاصہ/نتائج

بچوں کی نشوونما اور تعلیم کے لیے مدنی معاشرے کا نقطہ نظر اسلامی اصولوں میں گہرا جڑا ہوا ہے، جو خاندانی زندگی کے مختلف پہلوؤں، تعلیمی نظاموں، اور کمیونٹی سپورٹ ڈھانچے کو تشکیل دیتا ہے۔ خاندان کو بنیادی اکائی سمجھا جاتا ہے، جہاں والدین کو اپنے بچوں میں اخلاقی اقدار اور مذہبی تعلیمات کو ابھارنے کی ذمہ داری سونپی جاتی ہے۔ تعلیمی نظام اخلاقی اور روحانی ترقی کے ساتھ تعلیمی علم کو یکجا کرتے ہوئے جامع ترقی پر بہت زیادہ زور دیتا ہے۔ والدین کے لیے مدنی نقطہ نظر مستند رہنمائی کی خصوصیت رکھتا ہے، جو گرمجوشی اور نظم و ضبط کے توازن کی عکاسی کرتا ہے۔ کمیونٹی سپورٹ سسٹم، بشمول توسیع شدہ خاندان اور مذہبی ادارے، گھر میں سکھائی جانے والی اقدار کو تقویت دینے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ مدنی معاشرے کی باہمی تعاون کی نوعیت اجتماعی ذمہ داری کے احساس کو فروغ دیتی ہے، اس بات کو یقینی بناتی ہے کہ بچے اپنے قریبی خاندانوں سے باہر مثبت اثرات اور رول ماڈل سے گھرے ہوں۔ جشن کی تقریبات اور مذہبی سنگ میل کمیونٹی کے مربوط تانے بانے میں مزید تعاون کرتے ہیں، سماجی رشتوں کو مضبوط کرتے ہیں اور مشترکہ اقدار کو تقویت دیتے ہیں۔ بچوں کی نشوونما، تعلیم، اور کمیونٹی سپورٹ کے لیے مدنی معاشرے کا مربوط نقطہ نظر ایسے افراد کو فروغ دینے کے عزم کی عکاسی کرتا ہے جو نہ صرف تعلیمی لحاظ سے بہترین ہوں بلکہ اسلام کے اخلاقی اصولوں کو بھی مجسم ہوں۔ خاندان، تعلیم اور برادری کا باہمی تعامل ایک جامع ماحول پیدا کرتا ہے جو افراد کو شناخت، ہمدردی اور سماجی ذمہ داری کے مضبوط احساس کے ساتھ پروان چڑھاتا ہے۔ مدنی ماڈل ایک مربوط اور معاون سماجی فریم ورک کے اندر افراد کے کردار اور اقدار کی تشکیل پر اسلامی اصولوں کے پائیدار اثر و رسوخ کا ثبوت ہے۔

مصادر و مراجع

[1] M. Kartanegara and M. Huda, "Constructing Civil Society: An Islamic Cultural Perspective", Mediterranean Journal of Social Sciences, vol. 7, no. 1, 2016.

[2] ایم احسان، "حکم اسلام دان اخلاقیات دلم مسیارکت مدنی،" الاحکام: جرنل پیمیکرن حکم اسلام، 2012، جلد 2-22، نمبر 1۔

[3] اے ایس معارف، مینکاری آتینتسیٹاس دلم کیگالاؤان، یوگیکارتا: پی ایس اے پی، 2004۔

[4] ایم، ایف، الکریمہ، "مسیارکات مدنی: Pluralitas Dalam Isyarat Al-Qur'an" Edukasi، 2016، vol. 4-2۔

[5] W. Halim, "Peran Pesantren dalam Wacana dan Pemberdayaan Masyarakat Madani ", Akademika, vol. 22, no. 2, 2017.

[6] ایم مصلح، "واکانا مسیارکت مدنی: ڈائلیکٹیکا اسلام دینگن مسئلہ کبنگسان Wacana Masyarakat Madani: Dialektika Islam (dengan Problem Kebangsaan)" جرنل تصوف، 2010، جلد 6-1

[7] اے ایس معارف، مینکاری آتینتسیٹاس دلم کیگالاؤان (Mencari Autentisitas Dalam Kegalauan)، یوگیکارتا: پی ایس اے پی، 2004۔

[8] B. Turam, "The politics of engagement between Islam and the secular state: ambivalences of 'civil society," The British Journal of Sociology, vol. 55, no. 2, 2004.

[9] القرآن، سورہ آل عمران، آیت 110

[10] القرآن، سورہ العلق، آیت 1-5

11 Samsinas, "Masyarakat Madani dalam Islam," Jurnal Hunafa, vol. 3, no. 1, 2006.

[12] القرآن، سورۃ الاسراء/ بنی اسرائیل، آیت 23-24

[13] Imarah, Al-Islam wa Darurah al-Taghyir, Kuwait: Majalah ‘Arobi, 1997.

[14] القرآن، سورہ الفرقان، آیت 63

[15] القرآن، سورہ البقرہ، آیت 269

[16] القرآن، سورہ الحجرات، آیت 13